٥٢٠/١١/١٢ ٢٠ ٩٦/١٤٤

دارالافتاء

نموذ الاستفتاء۔ نمبر

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں

کہ تعویذ کی شرعی حیثیت کیا ہے۔ جائز ہے یا نہیں۔

اگر جائز ہے تو برائے کرم قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس کی

وضاحت فرمائیں۔ اور اس پر متعین اجرت

لینے کا کیا حکم ہے

فرحان الحق (دورہ حدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الجواب حامداً و مصلیاً

تعویذ کی شرعی حیثیت محض علاج بالکلام کی ہے اس کا استعمال ائمہ اربعہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ:

١۔ اس کو مؤثر بالذات نہ سمجھا جائے، شافی حقیقی اللہ عز اسمہ کو ہی جانا جائے۔

٢۔ جائز مقاصد کے لیے ہو، کسی کو نقصان پہنچانے اور میاں بیوی میں تفرقہ ڈالنے کے لیے نہ ہو۔

٣۔ قرآن، احادیث میں مذکور ادعیہ ماثورہ و اسمائے باری تعالیٰ پر مشتمل ہو۔

٤۔ عربی میں ہو، یا عجمی میں ہو، اس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں، اور اس کا مضمون سمجھ آتا ہو۔

٥۔ سحر و جادو ہر قسم کا حرام ہے، اس کا استعمال نہ ہو۔

تعویذ و جھاڑ پھونک پر اجرت لینا جائز ہے۔

نیز! تعویذ لینے اور دینے والے کے لیے درج ذیل احتیاطیں ضروری ہیں:

١۔ دم و تعویذ کے لیے ایسے شخص کے پاس جائے جو عالم باعمل، صحیح العقائد اور متبع السنت ہو۔

٢۔ تعویذ دیتے وقت عاملین پر ضروری ہے کہ کسی کی مجبوری

جاری ہے ....

سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت زیادہ اجرت کا مطالبہ نہ کریں

۳- اگر تعویذ بنانے والی عورتیں ہوں تو پھر پردہ کا اہتمام اور مرد وزن اختلاط سے بچنا ضروری ہے۔

(الرقى) بضم الراء وبالقاف مقصور: جمع رقية بسكون القاف .... وهو بمعنى التعويذ بالذال المعجمة .... وقد أجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط: أن يكون بكلام الله تعالى أو بأسمائه تعالى وصفاته وباللسان العربي أو بما يعرف معناه من غيره، وأن يعتقد أن الرقية لا تؤثر بذاتها بل بذات الله تعالى .... وقد تمسك قوم بهذا العموم فأجازوا كل رقية جربت منفعتها، ولو لم يعقل معناها، لكن دل حديث عوف أنه مهما كان من الرقى يؤدي إلى الشرك يمنع، وما لا يعقل معناه لا يؤمن أن يؤدي إلى الشرك فيمتنع احتياطاً. والشرط الآخر لا بد منه.

(فتح الباري، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات رقم ٥٧٣٥، ١٥/٣٣٩، ٢٤٠، قديمي)

عن جابر رضي الله عنه قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى، وكان عند آل عمرو بن حزم رقية يرقون بها من العقرب، قال: فأتوا النبي صلى الله عليه وسلم فعرضوها عليه، وقالوا: إنك نهيت عن الرقى فقال: من استطاع منكم ينفع أخاه فليفعل.

(صحيح مسلم، كتاب السلام، باب استحباب الرقية، ٢/٢٢٤، قديمي)

(المصنف لابن أبي شيبة: كتاب الطب، رقم الحديث ٢٣٩٩٦ ١٢/٦٩، المجلس العلمي)

عن أبي عصمة، قال: سألت سعيد بن المسيب عن التعويذ؟ فقال: لا بأس به إذا كان في أديم .... كان مجاهد يكتب للناس التعويذ فيعلقه عليهم ....

.... جاری ہے

عن جعفر عن أبيه أنه كان لا يرى بأساً أن يكتب القرآن في أديم، ثم يعلقه.

(المصنف لابن أبي شيبة، كتاب الطب، من رخص في تعليق التعاويذ، رقم ٢٣٥٠٩، الـ ٢٣٥٢٠، ١٢/ ١٧ ـــ ٢٣، المجلس العلمي)

(قوله: خذوا منهم واضربوا لي بسهم معكم) هذا تصريح بجواز أخذ الأجرة على الرقية بالفاتحة والذكر وأنها حلال لا كراهية فيها، وكذا الأجرة على تعليم القرآن، وهذا مذهب الشافعي ومالك وأحمد ...... ومنعها أبو حنيفة في تعليم القرآن وأجازها في الرقية.

(شرح النووي على صحيح مسلم، باب جواز أخذ الأجرة على الرقية بالقرآن، ٢/ ٢٢٤، قديمي)

ومنها: استأجره ليكتب له تعويذا لأجل السحر جاز، وفي الشامية تحت قوله: (لأجل السحر) أي: لأجل إبطاله، وإلا فالسحر نفسه معصية بل كفر لا يصلح الاستئجار عليه.

(رد المحتار مع الدر المختار، كتاب الإجارة، مطلب في أجرة الصك القاضي والمفتي، ٩/ ١٥٥، رشيدية) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
١٢/ ١١/ ٣٠ھ

الجواب صحيح
محمد يوسف أفشاني
١٥/ ١١/ ٣٠ھ

الجواب صحيح
[illegible] عفي عنه
١٥/ ١١/ ٣٠ھ

جامعه فاروقیه کراچی — دار الافتاء